WEBSITE : www.hizbululama.org.uk　　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　**E-Mail :** info@hizbululama.org.uk

Year : 28　　Issue : 05

In the Name of Allah, The Most Beneficent, The Most Merciful

THE MOON SIGHTING

MONTHLY NEWS LETTER

Islamic Date Calendar

Central Moon Sighting Committee of great Britain

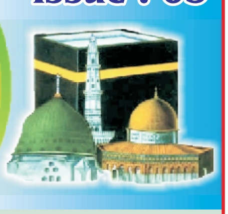

چاند کی رویت کی شہادت کو فلکیات کی بنیاد پر رد کرنا اور روزے کی قضاء نہ کرنا! مزید ایک اور اہم فتویٰ

استفتاء؛ محترم المقام حضرت مولانا مفتی صاحب حفظہ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ خیریت طرفین عرض یہ ہے کہ ہمارے یہاں برطانیہ میں رمضان ۱۴۳۱ھ بمطابق ۱۰ اگست ۲۰۱۰ء منگل کی شام ''برمنگھم شہر کے تین حضرات نے رمضان کا چاند دیکھا جن کی گواہیاں مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی برطانیہ کے وفد نے برمنگھم جا کر گواہوں سے روبرو مل کر لیں، ان گواہوں کی خصوصیات میں سے ایک تو یہ ہے کہ یہ تینوں صاحبِ ترتیب ہیں، جبکہ ایک گواہ عالم دین، دوسرا حافظ قرآن ہے اور تیسرے گواہ تبلیغی جماعت میں عرصے سے دعوت کے کام میں جڑے ہوئے ہیں، ان تینوں حضرات کی گواہی چاند کمیٹی کے وفد نے ان سے مل کر سنی اور تحریری دستخط بھی لئے، جس کی تفصیل ساتھ میں روانہ کردہ گواہی کے کاغذات (A) میں موجود ہے، یاد رہے کہ اس سے قبل بھی چاند کمیٹی کے اعلانات کے پچھلے پچیس سالہ ۲۹ویں دن کے تسلسل کی شام کو برطانیہ میں، جو کہ چھوٹا ملک ہے (بشمول دارالعلوم بری کے ۸، نیز دارالعلوم لیسٹر کے ۳ طلبا،) بیس مواقع پر چاند کی رویت وشہادت ہوئی ہے جن تمام کا رکارڈ ہماری ویب سائٹ پر بھی موجود ہے (B)۔

بہر حال بعض حضرات نے اس گواہی کو یہ کہہ کر تسلیم نہیں کیا کہ :۔ یہ شہادت مفروضہ فلکیاتی نیومون تھیوری کے حسابات کے خلاف ہونے کی وجہ سے مشکوک ومتّہم ہے؛ کیونکہ فلکیاتی حساب کے مطابق اس چاند کے دکھائی دینے کے امکانات اس وقت بالکل نہ تھے، اس کے علاوہ چاند کمیٹی نے گواہوں سے جو گواہی لی وہ رمضان شروع ہونے کے ایک ہفتہ بعد لی وغیرہ! حالانکہ نصوص وفتاویٰ کے مطابق مذکورہ وجوہ کی بنیاد پر اس شام رمضان کی ''عدمِ فرضیت'' کا شرعاً کوئی جواز نہیں۔

یاد رہے کہ چاند کمیٹی نے مذکورہ شہادت کے بعد اپنے اعلانات میں ''فقہاء ومفتیانِ کرام کے ثبوتِ ہلال کے مسئلہ میں فلکیات کے عمل دخل کی تردید میں جو فتاویٰ آپ حضرات کے ہیں جو ہماری ویب سائٹ پر (Book پر کلک کر کے اردو یا انگلش) کتب میں بھی ہیں انہیں پیش کرنے کے ساتھ ساتھ اس چھوٹ جانے والے روزے کی قضاء کے لئے بھی عوام کو مطلع کیا، مگر بعض لوگ مفروضہ نیومون تھیوری کے حسابات جو (۴۳۱ قم کے میتون فلسفی کی سوچ ونظریہ ہے اور جو) اسلام کی آمد سے پہلے ۳۵۸ء کے یہودی ربائی حالیل دوم نے دینِ موسوی میں تحریف کر کے دخیل بنایا تھا، اسے شہادتِ ہلال کے لئے ''کسوٹی'' مانتے ہیں اور دلیلاً آیتِ شریفہ الشمس والقمر بحسبان پیش کرتے ہیں، اس طرح انہوں نے مذکورہ شہادت کو رد کر کے روزہ کی قضاء کرنے کا بھی انکار کر دیا! اس طرح نعوذ باللہ ماقبل اسلام اور ماقبل مسیح کی فلسفیانہ تھیوری کو نصوص کے خلاف استعمال کیا، جسے آپ ﷺ نے حدیثِ امی سے رد کر دیا تھا! اب وہ عوام جن کا روزہ شہادت کی بنیاد پر چھوٹ گیا ہے وہ گومگو کی حالت میں ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ ''ہمارا روزہ قضاء نہ کرنے کا وبال ان لوگوں پر ہوگا جنہوں نے اس کی قضاء کے لئے منع کیا ہے''! اس تفصیل کے ضمن میں ذیل کے سوالات کے جوابات درکار ہیں؛۔

(۱) کیا برمنگھم کے مذکورہ گواہوں کی شہادت کو چاند کے فلکی حسابات اور اس کی نیومون تھیوری کی کسوٹی کی بنیاد پر رد کرنا جائز ہے؟ (۲) جن لوگوں کا روزہ مذکورہ شہادت کی بنیاد پر چھوٹ گیا ہے اس کی قضاء وہ یہ سمجھ کر نہ کریں کہ ''اس کا وبال ہم پر نہیں ہوگا بلکہ جنہوں نے منع کیا ہے ان پر ہوگا'' تو کیا ان کا یہ عذر شرعاً قابل حجت ہے؟ یا پھر ان پر قضاء ضروری ہے؟ بیّنوا وتوجروا، جزاکم اللہ، والسلام۔

بقلم یعقوب احمد مفتاحی (ناظم حزب العلماء یوکے ومرکزی رویتِ ہلال کمیٹی برطانیہ) مورخہ؛ یکم محرم الحرام ۱۴۳۲ھ مطابق ۷ دسمبر ۲۰۱۰ء بروز منگل

الجواب؛ حامداً ومصلیاً ومسلما: (۱) فلکی حساب کی بنیاد پر شرعی شہادت کو رد کرنا جائز نہیں، ہر دور میں فقہاء نے رمضان وعیدین کا دارومدار رویتِ ہلال پر رکھا ہے، تدقیقاتِ فلسفیہ اور قواعدِ ریاضیہ یا آلاتِ رصدیہ اور حساب پر نہیں رکھا۔ (اس سلسلہ کی عبارات فقہیہ آپ کے مرسلہ دوسرے استفتاء کے جواب میں ملاحظہ فرمالیں۔ جن لوگوں نے فلکی حساب کو معیار بنا کر یتِ کریمہ الشمس والقمر بحسبان سے استدلال کیا ہے، یہ استدلال بھی درست نہیں۔

مذکورہ آیتِ کریمہ سورہ رحمٰن میں ہے، انسان کے لئے حق تعالیٰ نے جو نعمتیں زمین وآسمان میں پیدا فرمائی ہے، اس آیت میں علویات کی نعمتوں میں سے شمس وقمر کا ذکر خصوصیت سے شاید اس لئے آیا ہے کہ عالم دنیا کا سارا نظام کار ان دونوں سیاروں کی حرکات اور ان کی شعاؤں سے وابستہ ہے، اور لفظ حسبان بضم الحاء بعض حضرات نے فرمایا کہ حساب کے معنی میں مصدر ہے، جیسے غفران، سبحان، قرآن، اور بعض نے فرمایا کہ حساب کی جمع ہے، اور مراد آیت کی یہ ہے کہ شمس وقمر کی حرکات جن پر انسانی زندگی کے تمام کاروبار موقوف ہیں، رات دن کا اختلاف، موسموں کی تبدیلی، سال اور مہینوں کی تعیین، ان تمام کی حرکات اور دوروں کا نظام محکم ایک خاص حساب اور اندازے کے مطابق چل رہا ہے، اور اگر حسبان کو حساب کی جمع قرار دیا جائے تو معنیٰ یہ ہوں گے کہ ان میں سے ہر ایک کے دورے کا الگ الگ حساب ہے، مختلف قسم کے حسابوں پر یہ نظام شمسی اور قمری چل رہا ہے، اور حساب بھی ایسا مستحکم ومضبوط کہ لاکھوں سال سے اس میں ایک منٹ، ایک سیکنڈ کا فرق نہیں آیا۔ (معارف القرآن؛ ۶، ۲۴۴)

تفصیلِ بالا سے معلوم ہوا کہ شمس وقمر کی سیر ایک خاص حساب اور ضابطہ اور مضبوط نظام کے ماتحت ہے، یہ دونوں اس حساب سے سر مو تجاوز نہیں کر سکتے، لیکن اس خاص حساب کی تفصیل قرآن یا حدیث میں موجود نہیں، یہ کیا ضروری ہے کہ اہل ہیئت وریاضی جس حساب کے دعوے دار ہیں وہی مراد ہو۔ (محمود الفتاویٰ ۲، ۱۴۳) اور اگر تھوڑی دیر کے لئے مان لیا جائے وہی حساب مراد ہے، تب بھی یہ دعوی کہ ''وہ حساب یقینی اور قطعی ہے''، محل نظر ہے، سائنس کے نظریات یقین اور مشاہدہ کے بجائے ظن وتخمین پر مبنی ہیں، سائنس کی ایسی تحقیق جو قرآن وحدیث کی تصریحات سے ٹکراتی ہوں قابلِ قبول نہیں، ایسے مواقع پر سیدھا اور صاف راستہ یہ ہے کہ قرآن وسنت کی تصریحات پر عمل کیا جائے اور سائنسی معلومات پر عمل نہ کیا جائے ۔۔۔۔ (کیوں چاند میں کھوئے ہو، الجھے ہو ستاروں میں ۔۔۔ حل کو ڈھونڈو قرآن وحدیث کے اشاروں میں)

(۲) شرعی شہادت کی بنیاد پر رمضان کا فیصلہ کیا گیا، فیصلہ کرنے والے حضرات نے یہ فیصلہ اصولِ شرع کی روشنی میں کیا ہو، تو جو لوگ ان کے متبعین ہیں ان کے لئے فیصلہ پر عمل کرنا ضروری ہے۔ **ولو احتجم وظن ان ذٰلک یفطره لم اکل متعمدا علیه الکفارة لان الظن ماستند الی دلیل شرعی الا اذا افتاه فقیه بالفساد لان الفتوی دلیل شرعی فی حقه (الی قوله) لان علی العامی الاقتداء بالفقهاء لعدم الاهتداء فی حقه الی معرفة الاحادیث** (ہدایہ اولین؛ ۲۲۶)

ان کا یہ کہنا ''اس کا وبال ہم پر نہیں ہوگا بلکہ جنہوں نے منع کیا ہے ان پر ہوگا'' درست نہیں، اگر انہوں نے روزہ قضاء نہیں کیا تو گنہگار ہوں گے۔

فتاوی محمودیہ میں ہے؛۔ سوال ؛ اگر مطلع بالکل صاف ہو اور رویتِ ہلال عید الاضحیٰ کے لئے پورا پورا اہتمام کرنے کے باوجود دور نزدیک کہیں بھی کسی شخص نے ۲۹ کا چاند نہیں دیکھا؛ مگر قاضی نے بعض لوگوں کے کہنے پر ۵ یا ۶ تاریخ کو ۲۹ کی رویتِ ہلال کا اعلان کیا اور لوگوں نے اس کے مطابق ۱۰ ذی الحجہ کو نماز وقربانی اداء کیا، تو ایسی صورت میں فریضۂ صلوٰۃ واضحیہ ادا ہو جائیں گے یا نہیں؟ اور اعلان قاضی کا وثوق نہ کر کے ۳۰ کے چاند کے مطابق صلوٰۃ واضحیہ ادا کرنے کا کیا حکم ہے؟ ملخّصاً۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ الجواب؛ جو لوگ اس قاضی کے ماتحت ہیں اور قاضی نے شرعی شہادت سے اعلان کیا ہے تو ان کے ذمہ اس پر عمل واجب ہے، اس کے خلاف کرنے سے گنہگار ہوں گے۔ (ماخوذ از فتاویٰ محمودیہ جدید؛ ۱۰/۱۲۰ تا ۱۲۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ؛ العبد عبدالقیوم راجکوٹی، ۱۰ صفر ۱۴۳۲ھ معین مفتی دارالافتاء جامعہ تعلیم الاسلام، ڈابھیل

الجواب صحیح ؛ العبد احمد عفی عنہ خانپوری، مفتی جامعہ تعلیم الاسلام ڈابھیل، سملک، ضلع نوساری۔۔۔۔۔۔ عباس داؤد بسم اللہ، نائب مفتی دارالافتاء جامعہ تعلیم الاسلام، ڈابھیل (دارالافتاء کی مہر)

(**نوٹ** ؛ اصل فتوی کے لئے کلِک کریں D)

Jamada-l-Ula 1434AH

Duration: Mar-Apr 2013

Saudi Ummul Qura Calander Dates

The Islamic Week Starts Every Friday

Islamic Date Calendar

First of Jamada-l-Ula 1434AH

Commenced on the evening of Tuesday 12th Mar 2013

FRI	SAT	SUN	MON	TUE	WED	THU
					1 13	2 14
3 15	4 16	5 17	6 18	7 19	8 20	9 21
10 22	11 23	12 24	13 25	14 26	15 27	16 28
17 29	18 30	19 31	20 1	21 2	22 3	23 4
24 5	25 6	26 7	27 8	28 9	29 10	

Sunnah acts (Sunnah: the practice of Prophet Muhammad SAW, emulation of which attains great reward)

1. To fast on the days of Yaum-e-Beadh these are the 13, 14 & 15 except during Ramadhan where fasting is obligatory for the whole month.
2. To look the new moon crescent at the end of the Rasmi 29 day, please contact us to report a sighting.

Main Office:
Hizbul Ulama Uk
23 Chaucer Road, Forest Gate,
London E-7 9LZ

www.hizbululama.org.uk

Others:
Jamiatul-Ulama-Britain
98 Ferham Road,
Rotherham, S. Yorks